آئندہ شماروں کی جھلکیاں

☆ مفتی تقی عثمانی، محمد عبدہٗ، چراغ علی، علامہ اقبال اور غامدی صاحب کے بعد عالم اسلام کے تیسرے اہم آدمی ہیں جنھوں نے نہایت سلیقے، طریقے اور قرینے سے اجماع کا انکار فرمایا ہے۔ چند سال پہلے کراچی میں ایک مجلس کا انعقاد کر کے تقی عثمانی صاحب عالم اسلام کے علماء سے تصویر کے جواز پر فتویٰ لینا چاہتے تھے لیکن مولانا سلیم اللہ، مفتی مینگل اور دیگر جید علماء کے اعتراضات کے سامنے تقی عثمانی صاحب پسپا ہو گئے اور یہ مجلس تصویر کے جواز کا فتویٰ نہ دے سکی۔ چند سال بعد تقی عثمانی صاحب نے تصویر کے جواز کے نقطہ نظر سے رجوع کا اعلان کیا۔ لیکن اچانک ۲۰۰۶ء کے اوائل میں تقی عثمانی صاحب نے علماء کی ایک مجلس کا انعقاد کر کے الیکٹرانک تصاویر کے حوالے سے جواز تصویر کا مطالبہ رکھا جو مجلس کے علماء نے مسترد کر دیا۔ لیکن تقی عثمانی صاحب اپنے موقف پر قائم رہے۔ اور یہ طے کرانے میں کامیاب ہو گئے کہ یہ اہم مسئلہ ہے جو مدارس الیکٹرانک تصویر کے جواز کا فتویٰ دینا چاہیں دے سکتے ہیں لیکن دوسرا نقطۂ نظر رکھنے والے اس کے خلاف فتویٰ نہ دیں۔ اس عمل کے ذریعے اجماع کو تہس نہس کرنے کے پہلے مرحلے کو کامیابی سے عبور کر لیا گیا۔ ساحل نے جولائی ۲۰۰۵ء میں لکھا تھا کہ امت کے اجماع کو تبدیل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اجماع ماخذ علم نہیں تبدیل ہو سکتا ہے تبدیلی کا دروازہ ایک مرتبہ کھل گیا تو تمام ماخذات علم سوالیہ نشان بن جائیں گے۔ جناب تقی عثمانی نے اجماع سے انحراف کر کے جدیدیت اور مغربیت کو کس طرح تقویت دی؟ اہم جائزہ۔

☆ ۱۹۹۴ء میں دارالعلوم کراچی میں علماء کی منعقدہ مجلس میں تقی عثمانی صاحب نے اسلامی بینکاری [جو دراصل سودی بینکاری کا نام ہے] کے جواز کے لیے چھ دلائل علماء کے سامنے پیش کیے جسے تمام علماء نے متفقہ طور پر مسترد کر دیا۔ مفتی عبدالستار رئیس دارالافتاء خیر المدارس ملتان، حضرت مولانا سلیم اللہ خان اور دیگر علماء کے تابڑ توڑ سوالات کا تقی عثمانی جواب نہ دے سکے اور مجلس برخاست کر دی گئی۔ قبل ازیں جامعہ مدنیہ لاہور کے مفتی عبدالواحد صاحب اور حضرت مولانا یوسف بنوری کے داماد حضرت مولانا طاسین نے بلاسودی بینکاری پر بعض اہم علمی اعتراضات پیش کیے تھے لیکن تقی عثمانی صاحب آج تک ان اعتراضات پر خاموش رہے۔ ممتاز بیوروکریٹ اور تبلیغی جماعت سے وابستہ مسیح الزماں کے صاحبزادے ڈاکٹر ارشد زماں جو ورلڈ بینک کے ساتھ اسلامی بینکاری کے لیے کام کرتے رہے۔ انھوں نے اس سے برأت ظاہر کی اور مولانا تقی عثمانی کی خدمت میں طویل عریضہ لکھ کر ثابت کیا کہ اسلامی بینکاری سودی بینکاری ہے لیکن تقی عثمانی صاحب نے ان کے عریضے پر بھی حسب معمول خاموشی اختیار کی جواب دینے کی زحمت بھی نہ کی۔ اس سکوت کے محرکات کا جائزہ۔

☆ عالم اسلام بلکہ عالم تمام کے سب سے بڑے اور غیر متنازعہ ماہر اقبالیات کی تازہ ترین تحقیق کے مطابق اقبالؒ کا فلسفہ خودی شیخ ابن عربیؒ کے وحدت الوجود کا غیر ماہرانہ چربہ ہے۔ انا سے انا کا ظہور لغو تصور ہے۔ شیخ ابن عربیؒ کے نظریہ وحدت الوجود پر علامہ اقبالؒ کے اعتراضات فی الاصل حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تقلید میں ہیں۔ وحدت الوجود دینی تناظر میں بہت سی خرابیوں اور تباہیوں کا موجب ہے۔ ابن تیمیہؒ اور حضرت مجددؒ نے وحدت الوجود پر جو اعتراضات کیے وہ دینی پوزیشن لے کر اس نظریے کے دینی اطلاقات پر کیے ہیں اور یہ تمام درست اعتراضات ہیں۔ وحدت الوجود جس علمی ضرورت سے پیدا ہوتا ہے اور جس علمی ضرورت کو پورا کرنیکے دعویٰ پر کھڑا ہے اس علمی ضرورت کو نئے اسلوب سے نیا end دے کر ان دونوں حضرات نے ایسا کل فارم کرنے کی کوشش کی جس سے تمام چیزیں Define ہو جائیں مگر یہ دونوں ائمہ ابن عربی کی بنائی ہوئی logic کے ایک ذرے سے بھی باہر نہ نکل سکے۔ ابن عربی کی علمی بڑائی یہ ہے .... اقبال کا خودی سے خودی کا صدور، انا سے انا کا صدور وہ وحدت الوجود کے بنیادی مقدمات کا [معاف کیجیے گا] ایک غیر ماہرانہ چربہ ہے۔ بس عنوان بدلا ہے اور عنوان بھی مہارت کے ساتھ نہیں بدلا گیا انا سے انا کا صدور واقعاتی جہت میں بھی ایک بے معنی بات ہے اور تصور کرنے میں بھی ایک لغو تصور ہے اور وہ اس فلسفہ تخلیق مسلسل سے کوئی تعلق ہی نہیں رکھتا جس کے لیے وحدت الوجود کا نظریہ سامنے آیا۔ اس تحقیق کی تفصیلات کے لیے انتظار فرمایے۔

☆ دنیا کی اہم ترین زبانوں کی شاعری میں خاندان کی محترم ہستی ساس کے موضوع پر کچھ نہیں لکھا گیا۔ اس کی کیا وجوہات ہیں۔ ہندوستان میں ساس کا کردار بعض حوالوں سے نہایت افسوس ناک ہے مگر کسی شاعر یا شاعرہ نے خاندانی زندگی کی اس حقیقت کے بارے میں کبھی کچھ نہیں لکھا۔ بعض ساسوں کے مظالم پر صرف کشمیری زبان میں کچھ شاعری ملتی ہے لیکن اردو کا دامن نثر و نظم اس موضوع سے کیوں عاری ہے؟ ساس اور بہو کے مسئلے پر اردو میں پہلی مرتبہ کہی گئی ہائیکو شاعری کا جائزہ۔ کچھ تو خدا سے ڈر .... ماں کی خدمت کرتا ہے .... بیوی سے چھپ کر .... کوئی پھانس نہ تھی .... بس آدم خوش قسمت تھا جس کی ساس نہ تھی، ساس کا موضوع اور ادبیات عالم کا ناقدانہ جائزہ۔

☆ حضرت مولانا زاہد الراشدی کی مجلس علمی کراچی میں تقریر کے متن کا جائزہ جس میں حضرت نے فرمایا کہ امت مسلمہ حضورؐ پر تنقید بخوشی برداشت کرے گی، لیکن رسولؐ کی توہین ہرگز برداشت نہیں کرے گی؟ کیا رسول اللہؐ پر تنقید کی اجازت تاریخ اسلام کے کسی موڑ پر کسی مسلمہ مکاتب فکر کے عالم نے کبھی دی ہے؟ کیا امت مسلمہ کے مسلمہ مکاتب فکر نے توہین وتنقید کو ایک قرار دیا ہے یا دونوں میں فرق کیا ہے؟ جناب زاہد الراشدی صاحب کے اس جدید فلسفے کی رہنمائی میں ان کے صاحبزادے اور علمی وارث جناب عمار راشدی صاحب نے [جو جدیدیت پسند عالم جاوید احمد غامدی کے ادارے المورد میں بحیثیت ڈپٹی ڈائریکٹر بھاری معاوضے پر ملازمت فرمارہے ہیں] جاوید غامدی صاحب کے گمراہ مکتب فکر کے رسالے ''اشراق'' میں رسول اللہ پر تنقید کی اجازت مرحمت فرمانے کے لیے ایک مضمون بھی شائع کیا جس سے علماء کی اکثریت ناواقف ہے۔ زاہد الراشدی صاحب کے خیالات اور اجتہادات پر کی جانے والی تنقید روزنامہ ''اسلام'' میں کیوں شائع نہ ہوسکی؟ بعض اہم انکشافات ملاحظہ فرمایے۔

☆ شوبزنس کی دنیا کے دو اہم کرداروں جنید جمشید اور معین اختر سے حضرت مولانا تقی عثمانی کی ملاقاتوں میں نئے ٹی وی چینل کے قیام اور شوبزنس کو اسلامی بنانے سے متعلق کیا گفتگو ہوئی۔ حضرت والا نے یہ بات کس تناظر میں ان لوگوں سے کہی کہ تباہی آجائیگی اگر آپ جیسے لوگ اس میدان کو چھوڑ دیں گے۔ شوبزنس اور مستقبل کے اسلامی ٹی وی کے سلسلے میں حضرت تقی عثمانی صاحب کے اجتہادات کا جائزہ۔ جاوید احمد غامدی صاحب دارالعلوم کراچی کیوں گئے تھے؟ جسٹس تقی عثمانی سے ان کی ملاقاتوں کے محرکات کیا تھے؟ کیا اس ملاقات کا تعلق زاہد الراشدی صاحب کے صاحبزادے عمار یاسر سے ہے جو غامدی صاحب کے ادارے المورد میں ملازمت کررہے ہیں ملاقاتوں کا پس منظر کیا ہے؟

☆ جاوید احمد غامدی صاحب کے خود ساختہ ''مسلمات، ادب و بلاغت کے نام پر تاریخ اسلامی اور اجماع سے انحراف بغاوت کا ناقدانہ جائزہ۔ دارالافتاء جامعہ مدنیہ لاہور کے مفتی ڈاکٹر عبدالواحد نے صفر ۱۴۲۳ھ میں پیش کیا تھا لیکن غامدی صاحب اور ان کے متوسلین نے اس نقد پر کیوں سکوت اختیار فرمایا سکوت کی وجوہات کا جائزہ۔

☆ اشراق کے پہلے شمارے سے لے کر جنوری ۲۰۰۷ء تک شماروں کا تاریخی جائزہ جس کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوجائے گی کہ جاوید احمد غامدی کس طرح رنگ بدلتے ہیں اور کس طرح ان کا فکری ارتقاء جاری وساری ہے وہ ایک ہی معاملے اور مسئلے میں آج تک کتنی رائے بدل چکے ہیں اور کب تک بدلتے رہیں گے۔ ان کا فکری ارتقاء جو ۱۹۷۴ء سے شروع ہوا تھا ابھی تک ارتقا کے مراحل طے کررہا ہے۔ ان کے ارتقاء کے اصولوں کا جائزہ ارتقاء کی تاریخ کی روشنی میں۔

☆ علامہ اقبال کے سوانح نگاروں نے آج تک اس بات کو کیوں چھپایا کہ علامہ اقبال پنجاب یونیورسٹی میں ڈین فیکلٹی آف اورینٹل اسٹڈیز رہ چکے تھے۔ ڈاکٹر جاوید اقبال نے بھی اپنی کتاب ''زندہ رود'' میں علامہ اقبال کے اس عہدے کا جان بوجھ کر ذکر نہیں کیا؟ پنجاب یونیورسٹی کی تاریخ اورینٹل کالج کے دستاویزات اور رودادوں سے بھی اس حقیقت کو خارج کردیا گیا کہ اقبال ڈین فیکلٹی آف اورینٹل اسٹڈیز رہ چکے تھے۔ پنجاب یونیورسٹی سے حال میں اقبال پر شائع ہونے والے انسائیکلوپیڈیا میں بھی اس حقیقت کو چھپایا گیا ہے۔ اس اغماض کے پس پردہ محرکات کیا تھے؟ برنی نے کلیات مکاتیب اقبال میں وہ خط شامل کیا ہے جو اقبال کے اس عہدے سے نقاب اٹھاتا ہے لیکن اس خط کی اشاعت کے بعد بھی کسی ماہر اقبالیات نے اقبال کے اس عہدے کے طویل عرصے تک اخفاء پر کوئی روشنی نہیں ڈالی؟ کیا اقبال فی الواقع ڈین فیکلٹی آف اورینٹل اسٹڈیز تھے؟ کیا پنجاب یونیورسٹی کی ملازمت سے مستعفی ہونے کے بعد کوئی شخص عدالت میں وکالت کے دوران ڈین کے منصب پر فائز ہوسکتا ہے؟ اقبال ڈین فیکلٹی کی حیثیت سے اورینٹل کالج میں کن جماعتوں کو کیا کیا پڑھاتے تھے اس حیثیت میں ان کا دفتر کہاں تھا؟ اس دفتر میں کون کون لوگ ملازم تھے اس اہم موضوع پر پہلی مرتبہ تحقیقات۔

☆ جاوید احمد غامدی صاحب نے ''مقامات'' میں دعویٰ فرمایا تھا کہ ''عالم اسلام کی قیادت دبستان شبلی ہی کے لیے مقدر'' ہے اس دعوے کے پس پردہ محرکات کیا تھے؟ دبستان شبلی، حمیدالدین فراہی سے لے کر امین احسن اصلاحی، غلام احمد پرویز، یوسف القرضاوی، جاوید غامدی تک فکر اسلامی سے مسلسل انحراف کرتے ہوئے کس مقام پر پہنچ گیا ہے۔ دبستان شبلی رقص نغمہ موسیقی، سٹہ، محفل سرور، عورتوں کی بے محابہ و بے مہار آزادی، اباحیت پسندی کے حوالے سے آج کس مقام پر کھڑا ہے۔ دبستان شبلی کا مقدر عالم اسلام کی قیادت ہے یا استعماری طاقتوں کے ایجنٹوں کی حاشیہ برداری، امت سے انحراف اور ماخذات دین سے بغاوت کرنے والوں کی قیادت اس دبستان کا مقدر کیوں بن گئی ہے؟ کیا شبلی ایک فرد کا نام ہے یا ایک دبستان کا؟ اس دبستان کے اصول وضوابط کیا ہیں یہ دبستان مغربیت وجدیدیت کا حلیف کیوں ہے؟ اس دبستان کے بانی اور عصر حاضر میں اس کے دو اہم نمائندے جناب قرضاوی اور جناب غامدی امت مسلمہ کو فسق وفجور، الحاد وزندقہ، رقص وموسیقی، اباحیت پسندی کی تعلیم کیوں دے رہے ہیں؟ دبستان شبلی، شبلی کی ذاتی زندگی کو ناپسند کرتا ہے اس کی اشاعت کو درست نہیں سمجھتا لیکن علماً وعملاً شبلی کی زندگی کو مسلمانوں کی اجتماعی زندگی اور معاشرت پر غالب کرنے میں کیوں پیش پیش ہے؟ دبستان شبلی کی سولہ گمراہیوں کا پہلا مفصل اور تاریخی جائزہ۔